UNIT 13

Ruba'iyat (رباعیات)

Allama Muhammad Iqbal (1877-1938)

نظم کا تعارف

پہلی رباعی میں علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ انسان کے اللہ پر یقین کے بارے میں کہتے ہیں کہ انسان کا اللہ پر یقین حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح ہونا چاہیے۔ جب آگ میں پھینکے جانے کے وقت بھی وہ اپنی بات سے پیچھے نہیں ہٹے تھے۔ عزت نفس رکھنا اور اللہ کی مدد میں سرشار رہنا ہی یقین ہے۔ شاعر کا کہنا ہے کہ اے مغرب کی تہذیب کی کشش میں آنے والے انسان! یقین کا نہ ہونا غلامی سے بدتر ہے۔ دوسری رباعی میں علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اسلام، قوم کی سالمیت اور ہم آہنگی کا مرکز ہے جو دنیا کے تمام مسلمانوں کو ایک ہی پلیٹ فارم پر جمع کرتا ہے جب کہ مغربی تہذیب میں وہ ہم آہنگی نظر نہیں آتی جو مکہ کی تہذیب نے دی ہے۔ تیسری رباعی میں علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ آج کے دور کے مسلمان آپس میں اتحاد اور اتفاق کو بھول گئے ہیں۔ ایسے لگتا ہے کہ مسلمانوں کا خون سفید ہوگیا ہے۔ روحانی اعتبار سے ان کی عبادات میں خشوع وخضوع نہیں ہے۔

اصل نظم:

یقین، مثل خلیل علیہ السلام، آتش نشینی!
یقین اللہ مستی، خود گزینی!
سن اے تہذیب حاضر کے گرفتار
غلامی سے بدتر ہے بے یقینی!

عرب کے سوز میں ساز عجم ہے
حرم کا راز توحید امم ہے
تہی وحدت سے ہے اندیشۂ غرب
کہ تہذیب فرنگی بے حرم ہے!

محبت کا جنوں باقی نہیں ہے
مسلمانوں میں خوں باقی نہیں ہے
صفیں کج، دل پریشاں، سجدہ بے ذوق
کہ جذب اندروں باقی نہیں ہے

Summary (خلاصہ)

This poem consists of three stanzas. In the first stanza, the poet lays stress on strong and firm faith. He says that the faith of a Muslim should be strong like that of Hazrat Abraham (علیہ السلام) who was thrown in to fire by his opponents but was saved by his faith in Allah. His faith was self-honouring and God-drunk. He says to the Muslims, who are captivated by modern civilization, that to have no faith is worse than slavery. Music of strange lands blends with Islamic fire. The nation's harmony depends upon it. The soul of Europe has no harmony. European civilization has no way to Mecca. In the last stanza, the poet says that the Muslims are devoid of love's madness. Their ranks are broken, their hearts are perplexed and their prayers are cold. They do not have deep routed emotion for their religion.

These "Ruba'iyat" of Allama Muhammad Iqbal give us a moral lesson that the Muslims should not follow the modern civilization. Islamic civilization has solution to all problems of different nations of the world. The Muslims should worship Allah with complete devotion. They should love and serve the human beings.

یہ نظم تین بندوں پر مشتمل ہے۔ پہلے بند میں شاعر پختہ اور مضبوط ایمان پر زور دیتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ ایک مسلمان کا ایمان حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ایمان کی طرح مضبوط ہونا چاہیے جن کو ان کے مخالفین نے آگ میں پھینک دیا تھا لیکن وہ اللہ پر اپنے ایمان کی وجہ سے بچ گئے تھے۔ اپنی عزت نفس کا خیال رکھنا اور اللہ کے عشق میں مست رہنا ان کا ایمان تھا۔ وہ جدید تہذیب سے متاثر مسلمانوں سے کہتا ہے کہ بے یقینی غلامی سے بھی بدتر ہے۔ بیرونی سرزمینوں کی موسیقی اسلامی روشنی سے فروزاں ہے۔

stepacademyofficial.com

قومی مطابقت اس کی مرہونِ منت ہے۔ یورپ کی روح کوئی ہم آہنگی نہیں رکھتی ہے۔ یورپی تہذیب مکہ جانے کا کوئی راستہ نہیں رکھتی ہے۔ آخری بند میں، شاعر کہتا ہے کہ مسلمانوں میں جنون کی کمی ہے۔ ان کی صفیں ٹوٹی ہوئی ہیں، ان کے دل خستہ حال ہیں اور ان کی نمازیں بے سوز ہیں۔ انہیں اپنے مذہب سے گہری وابستگی نہیں ہے۔

علامہ محمد اقبال کی یہ ''رباعیات'' ہمیں یہ اخلاقی درس دیتی ہیں کہ مسلمانوں کو جدید تہذیب کی پیروی نہیں کرنی چاہیے۔ اسلامی تہذیب میں دنیا کی مختلف اقوام کے تمام مسائل کا حل ہے۔ مسلمانوں کو مکمل لگن کے ساتھ اللہ کی عبادت کرنی چاہیے۔ انھیں انسانیت سے محبت کرنی چاہیے اور انسانیت کی خدمت کرنی چاہیے۔

Pre-reading (قبل از مطالعہ)

- **What do you know about faith?** آپ ایمان کے بارے میں کیا جانتے ہیں؟

Ans. Faith is a deeply personal and spiritual belief in something greater than oneself, often centered around trust, devotion, and commitment to divine principles. In Allama Muhammad Iqbal's Ruba'iyat, faith is portrayed as an unwavering, passionate force, exemplified by Hazrat Abraham's (عليه السلام) willingness to face fire for God, highlighting its power to inspire courage, unity, and self-respect. Iqbal contrasts this with the spiritual emptiness of a faithless life, which he describes as "worse than slavery," emphasizing faith's role in shaping identity, purpose, and harmony within civilizations. True faith, in this context, transcends mere ritual; it is a dynamic, transformative energy that binds individuals and communities to their core values.

ایمان ایک گہرا ذاتی اور روحانی اعتقاد ہے جو کسی اعلیٰ حقیقت پر مرکوز ہوتا ہے، جس میں اکثر بھروسا، عقیدت اور الہامی اصولوں کے لیے عہد شامل ہوتا ہے۔ علامہ محمد اقبال کی رباعیات میں ایمان کو ایک اٹل، پرجوش قوت کے طور پر پیش کیا گیا ہے، جیسا کہ حضرت ابراہیم (عليه السلام) کی آگ کو خدا کے لیے خندہ پیشانی سے قبول کرنے کی مثال سے ظاہر ہوتا ہے جو ایمان کی وہ صلاحیت ہے جو حوصلہ، اتحاد اور خود احترامی کو جنم دیتی ہے۔ اقبال اس روحانی خلا یعنی ایمان سے محروم زندگی کو ''غلامی سے بھی بدتر'' قرار دیتے ہیں وہ تہذیبوں میں شناخت، مقصد اور ہم آہنگی کی تشکیل میں ایمان کے مرکزی کردار پر زور دیتے ہیں۔ اس تناظر میں سچا ایمان محض رسومات سے بالاتر ہوتا ہے؛ یہ ایک متحرک، تبدیل کن توانائی ہے جو افراد اور معاشروں کو ان کے بنیادی اقدار سے جوڑتی ہے۔

- **What is a civilization? Do you know the difference between Islamic and European civilization?** تہذیب کیا ہے؟ کیا آپ اسلامی اور یورپی تہذیب کے درمیان فرق جانتے ہیں؟

Ans. A civilization is an advanced human society characterized by cultural, social, political, and technological development. Islamic civilization, rooted in divine guidance and spiritual unity, emphasizes submission to Allah (سبحانه وتعالى) and harmony through faith, as seen in its focus on Makkah and the integration of "Islam's fire" (divine inspiration). In contrast, as critiqued by Allama Muhammad Iqbal, European civilization prioritizes material progress but lacks spiritual concord, refusing to "bend" to any sacred authority. While Islamic civilization draws strength from faith and communal bonds, European civilization often reflects individualism and secularism, leading to what Iqbal describes as an "empty" soul despite its outward achievements. The key difference lies in their foundations: one is God-centered, the other is worldly-focused.

تہذیب ایک ترقی یافتہ انسانی معاشرہ ہوتی ہے جس کی خصوصیات میں ثقافتی، سماجی، سیاسی اور تکنیکی ترقی شامل ہوتی ہے۔ اسلامی تہذیب، جو الہامی راہ نمائی اور روحانی اتحاد پر مبنی ہے، اللہ (سبحانه وتعالى) کے سامنے سر تسلیم خم کرنے اور ایمان کے ذریعے ہم آہنگی پر زور دیتی ہے، جیسا کہ مکہ پر مرکوز اور ''اسلام کی آگ'' (الہامی تحریک) کے انضمام سے ظاہر ہوتا ہے۔ اس کے برعکس، جیسا کہ علامہ محمد اقبال نے تنقید کی ہے، یورپی تہذیب مادی ترقی کو ترجیح دیتی ہے لیکن روحانی ہم آہنگی سے محروم ہے، جو کسی بھی مقدس اتھارٹی کے سامنے ''جھکنے'' سے انکار کرتی ہے۔ جب کہ اسلامی تہذیب ایمان اور اجتماعی رشتوں سے طاقت حاصل کرتی ہے، یورپی تہذیب اکثر انفرادیت اور سیکولرزم کی عکاس ہوتی ہے، جس کے نتیجے میں وہ ''خالی'' روح کا شکار ہو جاتی ہے چاہے اس کی ظاہری کامیابیاں کچھ بھی ہوں۔ بنیادی فرق ان کی بنیادوں میں پوشیدہ ہے، ایک کا محور خدا ہے، جب کہ دوسری دنیاوی ترقی پر مرکوز ہے۔

Reference to the Context

Reference: These lines have been taken from the poem, "Ruba'iyat" written by Allama Muhammad Iqbal رحمة الله عليه.

حوالہ: یہ سطور علامہ اقبال رحمة الله عليه کی لکھی گئی نظم ''رباعیات'' سے لی گئی ہیں۔

Context: The poet says that Muslims must have a firm faith in Allah. They believe in one Allah, one

stepacademyofficial.com

Rasool (خاتم النبیین ﷺ) and one Holy Quran. The poet believes that we need the faith of Hazrat Abraham (علیہ السلام). He was thrown in fire but he was saved by his faith. He also believes that the Muslims' harmony depends upon true faith in Islam. But the Muslims of today have lost their religious fervour. That is why, they are facing failure in world.

سیاق وسباق: شاعر کہتا ہے کہ مسلمانوں کا اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات پر کامل ایمان ہونا چاہیے۔ وہ ایک اللہ، ایک رسول خاتم النبیین ﷺ اور ایک قرآن پاک پر یقین رکھتے ہیں۔ شاعر یقین رکھتا ہے کہ ہمیں حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کے ایمان کی ضرورت ہے۔ انھیں آگ میں ڈالا گیا لیکن وہ اپنے ایمان کی بدولت محفوظ رہے۔ اس کا یقین ہے کہ مسلمانوں کی ہم آہنگی اسلام میں سچے ایمان پر انحصار کرتی ہے۔ لیکن موجودہ دور کے مسلمان اپنا مذہبی جوش وجذبہ کھو چکے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ دنیا میں ناکامی کا سامنا کر رہے ہیں۔

Text with Translation & Explanation

Stanza: 01

Faith is like Abraham at the **stake**; to be	یقین ابراہیم (علیہ السلام) کی طرح مضبوط ہونا چاہیے:
Self-honoring and **God-drunk**, is faith.	یقین یہی ہے کہ اپنی عزت کا خیال رکھنا اور اللہ کے عشق میں مست ہونا۔
Hear me, You whom this age's way so **captivate**!	میری بات سنو، تم ایسے نوجوان ہو جسے موجودہ تہذیب بہت پرکشش لگتی ہے!
To have no faith is worse than slavery.	(جان لو کہ) بے یقینی غلامی سے بھی بدتر ہے۔

Explanation: In this stanza, the poet gives a clear image of faith with reference to the life of Hazrat Abraham (علیہ السلام). His life was a continuous fight against the idol worshippers of his age. Allah's support was available to him. The present day world tests our faith on every step. If our faith is strong, we will succeed in every trial like Hazrat Abraham (علیہ السلام). We should maintain our self-respect and should follow the commands of Allah. Hazrat Abraham (علیہ السلام) was thrown into the fire, but that fire turned into a garden. We should also have same type of faith. The attraction of the world has made us slave of it and we have lost our faith before it. The poet regrets that modern man has lost precious treasure of faith.

تشریح: اس بند میں شاعر ہمیں حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کی ایمانی زندگی کی واضح تصویر پیش کرتا ہے۔ اُن کی زندگی اپنے وقت کے بت پرستوں کے خلاف مسلسل جنگ تھی۔ انھیں اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل تھی۔ موجودہ دور کی دنیا ہر قدم پر ہمارے ایمان کا امتحان لیتی ہے۔ اگر ہمارا ایمان مضبوط ہے تو ہم ہر آزمائش میں حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کی مانند کامیابی حاصل کریں گے۔ ہمیں اپنی عزتِ نفس کو برقرار رکھنا چاہیے اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کی بجا آوری کرنی چاہیے۔ حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کو آگ کے اندر ڈالا گیا مگر آگ گلزار میں تبدیل ہوگئی۔ ہمارا ایمان بھی اسی قسم کا ہونا چاہیے۔ دنیا کی کشش نے ہمیں اس کا غلام بنا دیا ہے اور ہم نے اپنے ایمان کو اس کے آگے کھو دیا ہے۔ شاعر افسوس کا اظہار کرتا ہے کہ جدید انسان نے ایمان کے حقیقی خزانے کو ضائع کر دیا ہے۔

While-reading (دورانِ مطالعہ)

- **What does comparing faith to Hazrat Abraham (علیہ السلام) at the stake show about true faith?**
  حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کی آگ کے ساتھ ایمان کا موازنہ کرنا سچے ایمان کے بارے میں کیا ظاہر کرتا ہے؟

Ans. Comparing faith to Hazrat Abraham (علیہ السلام) at the stake illustrates that true faith demands unwavering devotion, courage, and absolute trust in Allah (سبحانہ وتعالیٰ), even in the face of extreme trials. Just as Hazrat Abraham (علیہ السلام) willingly endured the fire for Allah's sake without hesitation, genuine faith requires self-honoring surrender and a "God-drunk" commitment, where divine love overrides all worldly fears. This metaphor emphasizes that true faith is not passive or superficial but a transformative, all-consuming force that elevates the believer beyond physical suffering or societal pressures. For Iqbal, such faith defines spiritual strength and starkly contrasts the hollow rituals and weakened devotion he observes in modern Muslims.

حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کی آگ کے ساتھ ایمان کا موازنہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ سچا ایمان غیر متزلزل عقیدت، بے مثال ہمت اور اللہ (عزوجل) پر مکمل بھروسے کا تقاضا کرتا ہے، چاہے کتنی ہی سخت آزمائشوں کا سامنا ہو۔ جس طرح حضرت ابراہیم (علیہ السلام) نے اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) کی خاطر بغیر کسی تردد کے آگ کو قبول کیا، اسی طرح حقیقی ایمان خودداری سے سر تسلیم خم کرنے اور ''خدامست'' وابستگی کا تقاضا کرتا ہے، جہاں الہامی محبت تمام دنیاوی خوفوں پر غالب آجاتی ہے۔ یہ استعارہ اس بات پر زور دیتا ہے کہ حقیقی ایمان نہ تو غیر فعال ہے اور نہ ہی سطحی، بل کہ یہ ایک تبدیلی لانے والی، ہمہ گیر قوت ہے جو مومن کو جسمانی تکالیف یا معاشرتی دباؤوں سے بالاتر کر دیتی ہے۔ اقبال کے نزدیک، ایسا ایمان روحانی طاقت کی تعریف کرتا ہے اور جدید مسلمانوں میں پائے جانے والی بے روح رسومات اور کمزور عبادت کے بالکل متضاد ہے۔

stepacademyofficial.com

Stanza: 02

Music of strange lands with Islam's fire **blends**, On which the nation's harmony depends; Empty of **concord** is the soul of Europe, Whose civilization to no Makkah bends.	عجم کے تمام ملک اسلام کی روشنی سے تاباں ہیں، جس پر قوموں کی ہم آہنگی کا دارومدار ہے؛ یورپ کی روح ہم آہنگی سے خالی ہے، جس کی تہذیب کا مکہ جیسا کوئی مرکز نہیں۔

Explanation: In this stanza, the poet compares the basic difference between the Muslim world and Europe. Islam is a universal religion. Its basic beliefs and values can easily be applied to the people living in various areas. Their local cultural flavour blends with the fundamental system of the Islamic civilization. We see that Muslim culture is the same in the world because Makkah is centre of all Muslims. This is the strength of the Islamic civilization. But when we see the western civilization, it is like a body without soul. They are spiritually weak because they do not have any centre like Makkah to bind them together. This is because the western civilization rests on the weak foundation of nationalism.

تشریح: اس بند میں شاعر مسلم دنیا اور یورپ کے مابین بنیادی فرق کا موازنہ کرتا ہے۔ اسلام ایک کائناتی مذہب ہے۔ اس کے بنیادی اعتقادات اور اقدار کو مختلف علاقوں میں رہنے والے آسانی سے اپنا سکتے ہیں۔ ان کا علاقائی تہذیبی ذائقہ اسلامی تہذیب کے بنیادی نظام سے جڑا ہوا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ مسلم کلچر تمام دنیا میں ایک جیسا ہے کیوں کہ تمام مسلمانوں کا قبلہ مکہ ہے۔ یہ اسلامی تہذیب کی طاقت ہے۔ لیکن جب ہم مغربی تہذیب کو دیکھتے ہیں یہ بغیر روح کی مانند ایک جسم ہے۔ یہ روحانی طور پر کمزور ہیں کیوں کہ ان کا مکہ کی مانند کوئی قبلہ نہیں ہے۔ جو انھیں اکٹھا جوڑ کر رکھے۔ یہ اس لیے ہے کہ مغربی تہذیب قوم پرستی کی کمزور بنیاد پر استوار ہے۔

While-reading (دوران مطالعہ)

- **What do you think the phrase "Islam's fire blends" means?**

آپ کے خیال میں "اسلام کی آگ کا امتزاج" سے کیا مراد ہے؟

Ans. The phrase "Islam's fire blends" symbolizes the dynamic fusion of divine inspiration with cultural or external influences, creating a harmonious spiritual force. Iqbal's verse represents how Islam's transformative energy (the "fire" of faith) interacts with diverse traditions ("music of strange lands") while maintaining its core essence. This blending sustains the Muslim ummah's unity and vitality, contrasting with Europe's "empty concord." The imagery suggests that true Islamic civilization doesn't reject external elements but purifies and integrates them under divine guidance, forging a balance between spiritual fervor and worldly engagement. For Iqbal, this ideal synergy has been lost in modern times, leaving Muslims spiritually diluted.

اسلام کی آگ کا امتزاج کا جملہ الہامی تحریک اور ثقافتی یا بیرونی اثرات کے متحرک انضمام کی علامت ہے، جو ایک ہم آہنگ روحانی قوت تشکیل دیتا ہے۔ اقبال کے شعر میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ کس طرح اسلام کی تبدیلی لانے والی توانائی (ایمان کی "آگ") مختلف روایات ("اجنبی سرزمینوں کے نغمات") کے ساتھ تعامل کرتی ہے، جب کہ اپنے بنیادی جوہر کو برقرار رکھتی ہے۔ یہ امتزاج امت مسلمہ کے اتحاد اور توانائی کو برقرار رکھتا ہے، جو یورپ کی "خالی ہم آہنگی" کے بالکل برعکس ہے۔ یہ تصویر کشی بتاتی ہے کہ حقیقی اسلامی تہذیب بیرونی عناصر کو مسترد نہیں کرتی بل کہ انہیں الہامی راہ نمائی میں پاکیزہ بنا کر اپنے اندر سمو لیتی ہے، جس سے روحانی جوش اور دنیاوی مشغولیت کے درمیان توازن قائم ہوتا ہے۔ اقبال کے نزدیک، جدید دور میں یہ مثالی ہم آہنگی کھو چکی ہے، جس کے نتیجے میں مسلمان روحانی طور پر کمزور ہو گئے ہیں۔

Stanza: 03

Love's madness has **departed**: in The Muslim's veins the blood runs thin; **Ranks** broken, hearts **perplexed**, prayers **cold**, No feeling deeper than the skin.	محبت کا جنون ختم ہو گیا ہے: مسلمان کی رگوں میں پتلا خون بہتا ہے؛ صفیں ٹوٹی ہوئی ہیں، دل پریشان ہیں، عبادتیں بے سوز ہیں، جذبِ اندروں باقی نہیں ہے۔

Explanation: The poet says that the hearts of the Muslims do not throb with the love of Allah and his

stepacademyofficial.com

Rasool (خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ). The Muslims hearts are empty with the love of Allah. They are spiritually dead. They have lost their religious fervour. He says that the Muslims are disunited and worried. Their hearts are confused and their prayers are devoid of concentration. Their love for religion is skin-deep. There is no depth in their feelings. That is why, they are being disgraced throughout the world.

تشریح: شاعر کہتا ہے کہ مسلمانوں کے دل اللہ اور اس کے رسول خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے عشق سے لبریز نہیں ہیں۔ مسلمانوں کے دل اللہ کی محبت سے خالی ہیں۔ وہ روحانی طور پر مردہ ہیں۔ وہ اپنا مذہبی جوش و جذبہ کھو چکے ہیں۔ وہ کہتا ہے کہ مسلمان بکھرے ہوئے اور پریشان ہیں۔ ان کے دل پریشان اور نمازوں میں ارتکاز نہیں ہے۔ مذہب کے لیے ان کی محبت واجبی سی ہے۔ ان کے احساسات میں گہرائی نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انہیں پوری دنیا میں ذلیل کیا جا رہا ہے۔

While-reading (دورانِ مطالعہ)

- **What happens when Muslims lose "Love's madness"?** **جب مسلمان "عشقِ دیوانہ وار" کھو دیتے ہیں تو کیا ہوتا ہے؟**

Ans. When Muslims lose "Love's madness," the intense spiritual passion and divine zeal that once defined their faith, they become spiritually weakened and fragmented. Iqbal describes this decline vividly: "The Muslim's veins the blood runs thin; Ranks broken, hearts perplexed, prayers cold." Without this sacred fervor, faith reduces to hollow rituals, unity dissolves into discord, and the community loses its transformative power. The "madness" here is not chaos but a burning devotion to God, similar to Hazrat Abraham's (عَلَيْهِ السَّلَام) fearlessness or Hazrat Imam Hussain's (رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ) sacrifice. Its absence leaves Muslims adrift superficially in practice, divided in purpose, and stripped of the vitality that once made their civilization a harmonizing force. For Iqbal, reclaiming this passionate faith is essential for revival.

جب مسلمان یہ "عشقِ دیوانہ وار" کھو دیتے ہیں جو شدید روحانی جوش اور الہامی ولولہ ہے اور کبھی ان کے ایمان کی پہچان تھا تو وہ روحانی طور پر کمزور اور منتشر ہو جاتے ہیں۔ اقبال اس زوال کو انتہائی مؤثر انداز میں بیان کرتے ہیں، "مسلمان کی رگوں میں خون پتلا ہو گیا؛ صفیں ٹوٹ گئیں، دل حیران ہیں، عبادتیں سرد ہو گئیں۔" اس مقدس جوش کے بغیر، ایمان محض بے روح رسومات تک محدود ہو کر رہ جاتا ہے، اتحاد اختلاف میں بدل جاتا ہے، اور معاشرہ اپنی تبدیلی لانے والی قوت کھو دیتا ہے۔ یہاں "دیوانگی" سے مراد انتشار نہیں بل کہ خدا کے لیے وہ سرشار محبت ہے جو حضرت ابراہیم (عَلَيْهِ السَّلَام) کی بے خوفی یا حضرت امام حسین (رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ) کی قربانی میں نظر آتی ہے۔ اس کے فقدان سے مسلمان عملی طور پر سطحیت کا شکار ہو جاتے ہیں، مقصد میں تقسیم ہو جاتے ہیں، اور اس توانائی سے محروم ہو جاتے ہیں جو کبھی ان کی تہذیب کو ہم آہنگی کی قوت بناتی تھی۔ اقبال کے نزدیک، اس پرجوش ایمان کی بحالی احیائے امت کے لیے ناگزیر ہے۔

Synonyms

Words	Pronunciation	Meaning	Synonyms
faith	فیتھ	ایمان، یقین	conviction, belief, confidence, creed, trust
self-honoring	سیلف آنرنگ	خودداری، عزتِ نفس	reputation, pride, self-confidence, good name, self-respect
God-drunk	گاڈ ڈرنک	خدا کے عشق میں مست	devotee, admirer, lover of Allah
captivate	کیپٹی ویٹ	دلکش لگنا، پرکشش لگنا	appeal, charm, tempt, attract, fascinate, enslave, subjugate
worse	ورس	بُرا، بدتر	dangerous, harmful, evil, damaging
slavery	سلیوری	غلامی	subjugation, subordinate, bondage, enslavement, thrall
strange	سٹرینج	اجنبی، عجمی	unfamiliar, alien, new, foreign, unknown
lands	لینڈز	سرزمین، ممالک	province, country, kingdom, state, empire, territory
fire	فائر	سوز، جذبہ، روشنی	zest, excitement, vitality, liveliness, enthusiasm
blend	بلینڈ	یکجان ہونا، تاباں ہونا	connect, mix, associate, harmonize, mingle, combine, join, link, conjoin, ally, unite

stepacademyofficial.com

harmony/ concord	ہارمنی/کن کرڈ	ہم آہنگی/وحدت، اتحاد	unity, singleness, solidarity, oneness
empty	ایم ٹی	خالی	wanting, vacant, without, void, lacking, devoid
bend	بینڈ	جھکنا، مرکز ہونا	tend, bow, incline, focus on, aim at, point at, lean
madness	میڈنس	جنون	zeal, love, devotion, relish, taste, fondness, fire, passion, zest
departed	ڈی پارٹڈ	ختم ہوگیا	closed, ended, ceased, finished, stopped, discontinued
thin	تھن	پتلا	poor, powerless, hollow, superficial, insubstantial, weak
ranks	رینکس	صفیں	lines, rows, files, queues, columns
perplexed	پرپلیکسڈ	حیران و پریشان	bewildered, upset, puzzled, disturbed, confused
cold	کولڈ	بے مزا، بے سوز	passive, apathetic, flat, passionless, cheerless, dull, bleak

Poetic Devices and Techniques
شاعری کے اسلوب و تکنیکس

- **Structure:** The poem follows the classical **ruba'i (quatrain) form**, a Persian poetic structure consisting of **three stanzas,** each with **four lines** (total 12 lines).

ساخت: نظم کلاسیکی رباعی (چار مصرعوں والی) ہیئت پر مشتمل ہے، جو فارسی شاعری کی ایک مخصوص ساخت ہے جس میں تین بند ہوتے ہیں، ہر بند میں چار مصرعے (کل 12 مصرعے)۔

- **Rhyme Scheme:** The poem uses a modified AABA rhyme scheme, **typical of ruba'iyat.**

قافیہ بندی: نظم میں ترمیم شدہ AABA قافیہ بندی استعمال ہوئی ہے، جو رباعیات کی مخصوص خصوصیت ہے۔

Metaphor & Symbolism:
استعارہ و علامت نگاری

- Allama Muhammad Iqbal opens with a powerful metaphor, comparing faith to Hazrat Abraham's (عليه السلام) willingness to endure fire for God [Allah (سبحانه وتعالى)]. This symbolizes unwavering devotion and the trial of belief.

علامہ محمد اقبال ایک زبردست استعارے سے آغاز کرتے ہیں، جہاں ایمان کو حضرت ابراہیم (عليه السلام) کی خدا (اللہ (جل جلالہ)) کی خاطر آگ کو برداشت کرنے کی آمادگی سے تشبیہ دی گئی ہے۔ یہ غیر متزلزل عقیدت اور ایمان کی آزمائش کی علامت ہے۔

- A physiological metaphor for Muslims' weakened spiritual vitality, contrasting with the vigour of true faith.

مسلمانوں کی کمزور روحانی قوت کا عضویاتی استعارہ، سچے ایمان کی توانائی کے بالکل برعکس ہے۔

Paradox & Oxymoron
متضاد اور ظاہری تضاد

"God-drunk" presents a striking paradox blending intoxication (typically negative) with divine ecstasy (positive), emphasizing total absorption in faith, while **"Love's madness"** Oxymoronic phrasing reframes "madness" as sacred passion, now lost in modern Muslims.

"خدامست" ایک متضاد تصور پیش کرتا ہے جہاں نشہ (جو عام طور پر منفی ہے) کو الہامی وجد (جو مثبت ہے) کے ساتھ ملا دیا گیا ہے، جو ایمان میں کامل طور پر غرق ہونے پر زور دیتا ہے جب کہ "عشق کی دیوانگی" کے ظاہری تضاد والے الفاظ "دیوانگی" کو مقدس جذبے کے طور پر پیش کرتے ہیں جو جدید مسلمانوں میں کھو چکا ہے۔

Juxtaposition & Contrast
موازنہ و تضاد

- **Europe's "empty concord"** vs. **Islam's "harmony"** presents juxtaposition of the civilizations, while **"prayers cold"** contrasts the warmth of sincere worship with the chill of hollow rituals.

یورپ کی "خالی ہم آہنگی" اور اسلام کی "حقیقی ہم آہنگی" تہذیبوں کے مابین واضح تضاد کو ظاہر کرتی ہے، جب کہ "سرد عبادات" خلوص سے بھرپور عبادت کی گرم جوشی اور بے روح رسومات کی سرد مہری کے درمیان فرق کو نمایاں کرتی ہیں۔

Personification & Apostrophe
تجسیم و خطاب

- **"Hear me, / You whom this age's way so captivate!"** "سنو مجھے/اے اس دور کے راستے کے اسیرو!"

stepacademyofficial.com

Direct address (apostrophe) to the reader, while "age's way" is personified as a seductive force.

یہ براہ راست خطاب (خطابیہ) قاری سے کیا گیا ہے، جب کہ ''دور کے راستے'' کو ایک فریبی قوت کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔

Sensory & Thermal Imagery

حسی وحراری تصویر کشی

- **Tactile:** "No feeling deeper than the skin" - Superficiality rendered physically.

  لامسی: ''جلد سے زیادہ گہرا کوئی احساس نہیں''...... سطحیت کو جسمانی طور پر پیش کرنا۔

- **Thermal:** "Fire" (Islam's energy) vs. "cold" prayers-Temperature metaphors map spiritual states.

  حراری: ''آگ'' (اسلامی توانائی) بمقابلہ ''سرد'' عبادات، روحانی کیفیات کو حرارت کی علامتوں کے ذریعے بیان کرنا۔

Allusion & Islamic Intertextuality

تلمیح واسلامی بین النصوصیت

- **Hazrat Abraham's (عليه السلام) sacrifice** (Quran 37:97-113) grounds the poem in Islamic tradition.

  حضرت ابراہیم (عليه السلام) کی قربانی (قرآن 113-97-37) نظم کو اسلامی روایت سے جوڑتی ہے۔

- **Makkah** symbolizes submission to God [Allah (سبحانه وتعالى)], contrasting Europe's refusal to "bend."

  مکہ خدا اللہ (سبحانه وتعالى) کے سامنے سرِتسلیم خم کرنے کی علامت ہے، جو یورپ کے ''جھکنے'' کے انکار کے بالکل برعکس ہے۔

Brief Background and Context of the Poem

نظم کا سیاق وسباق اور مختصر پس منظر

Allama Muhammad Iqbal's Ruba'iyat (quatrains) reflects his deep concern about the spiritual and moral decline of Muslims during the early 20th century. Written in Persian and Urdu, these verses critique both Western materialism and the weakening faith of Muslim societies. The poem draws on Islamic history (like Allah's (سبحانه وتعالى) Nabi Hazrat Abraham's (عليه السلام) unshakable faith) to contrast true devotion with the hollow pursuits of modernity. Allama Muhammad Iqbal also highlights the cultural and spiritual disconnect between Islam and Europe, lamenting the loss of passion ("Love's madness") among Muslims.

علامہ محمد اقبال کی رباعیات بیسویں صدی کے اوائل میں مسلمانوں کے روحانی اور اخلاقی زوال کے بارے میں ان کی گہری فکر کا اظہار ہیں۔ فارسی اور اردو میں تحریر کی گئی یہ نظمیں مغرب کی مادیت پرستی اور مسلم معاشروں کے کمزور ہوتے ایمان دونوں پر تنقید کرتی ہیں۔ یہ نظم اسلامی تاریخ (جیسے اللہ (سبحانه وتعالى) کے نبی حضرت ابراہیم (عليه السلام) کے غیر متزلزل ایمان) سے استفادہ کرتے ہوئے حقیقی عبادات اور جدیدیت کی بے روح کوششوں کے درمیان فرق کو واضح کرتی ہے۔ علامہ محمد اقبال اسلام اور یورپ کے درمیان ثقافتی اور روحانی خلیج کو بھی نمایاں کرتے ہیں، اور مسلمانوں میں ''عشق کی دیوانگی'' کے فقدان پر افسوس کا اظہار کرتے ہیں۔

About the Poet (شاعر کے بارے میں)

"Allama Muhammad Iqbal (1877-1938), the visionary philosopher-poet of Pakistan, crafted a revolutionary intellectual legacy through his Persian and Urdu works. Central to his philosophy was the concept of Khudi (selfhood) - a call for Muslims to awaken from colonial subjugation and materialist decay by re-discovering their Islamic identity. He presented scathing critiques of Western civilization, which he saw as spiritually hollow ('whose civilization to no Makkah bends'), contrasting it with Islam's transcendent unity. For Iqbal, true faith was neither passive nor ritualistic, but a dynamic, passionate force ('Love's madness') capable of transforming individuals and societies. His poetry thus became both a mirror exposing Muslim decline and a roadmap for revival through self-realization and spiritual vigour."

''علامہ محمد اقبال (1877-1938)، پاکستان کے بصیرت افروز فلسفی شاعر، نے اپنی فارسی اور اردو تصانیف کے ذریعے ایک انقلابی فکری ورثہ تخلیق کیا۔ ان کے فلسفے کا مرکزی نکتہ تصورِ خودی تھا، جو مسلمانوں کو استعماری غلامی اور مادیت پرستی کے زوال سے بیدار ہونے اور اپنی اسلامی شناخت کو دوبارہ دریافت کرنے کی دعوت دیتا ہے۔ انھوں نے مغربی تہذیب پر سخت تنقید پیش کی، جسے وہ روحانی طور پر کھوکھلا سمجھتے تھے (''جس کی تہذیب کسی مکہ کے آگے نہیں جھکتی'')، اور اسے اسلام کے ماورائی اتحاد کے مقابلے میں پیش کیا۔ اقبال کے نزدیک سچا ایمان نہ تو غیر فعال تھا اور نہ ہی رسمی، بل کہ ایک متحرک، پرجوش قوت تھی (''عشق کی دیوانگی'') جو افراد اور معاشروں کو تبدیل کرنے کی صلاحیت رکھتی تھی۔ اس طرح ان کی شاعری مسلمانوں کے زوال کو بے نقاب کرنے والے آئینے کے ساتھ ساتھ خودشناسی اور روحانی توانائی کے ذریعے احیاء کا راستہ بھی بن گئی۔''

Theme (نظم کا مرکزی خیال)

The poem explores three interwoven themes: First, it examines the nature of true faith as exemplified

stepacademyofficial.com

by Allah's (سبحانہ وتعالیٰ) Nabi Hazrat Abraham's (علیہ السلام) unwavering devotion amidst the flames, contrasting sharply with the spiritual bankruptcy of the modern age, where lack of faith represents a form of slavery worse than physical bondage. Second, it reveals the fundamental clash between civilizations: European society, despite its material progress, remains spiritually hollow and disconnected ("empty of concord"), while Islamic civilization draws its strength and harmony from divine inspiration ("Islam's fire"). Third, it laments the tragic decline of Muslim societies that have lost their spiritual passion and unity, now reduced to superficial existence with "no feeling deeper than the skin."

یہ نظم تین باہم مربوط موضوعات کو دریافت کرتی ہے، اول یہ سچے ایمان کی نوعیت کو اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) کے نبی حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کی شعلوں کے درمیان غیر متزلزل عبادت کی مثال کے ذریعے بیان کرتی ہے، جو جدید دور کی روحانی دیوالیہ پن کے بالکل برعکس ہے جہاں ایمان کی کمی جسمانی غلامی سے بھی بدتر صورت حال ہے۔ دوم، یہ تہذیبوں کے درمیان بنیادی تصادم کو ظاہر کرتی ہے، یورپی معاشرہ اپنی مادی ترقی کے باوجود روحانی طور پر کھوکھلا اور منقطع (''خالی ہم آہنگی'') رہتا ہے، جب کہ اسلامی تہذیب اپنی طاقت اور ہم آہنگی الہامی تحریک (''اسلام کی آگ'') سے حاصل کرتی ہے۔ سوم، یہ مسلم معاشروں کے المناک زوال پر افسوس کا اظہار کرتی ہے جنھوں نے اپنی روحانی گرم جوشی اور اتحاد کھو دیا ہے، اور اب ''جلد سے زیادہ گہرے کوئی احساس نہیں'' رکھتے ہیں۔

Glossary (فرہنگ):

Words	Meanings
bends (جھکنا)	submits or bows (here, Europe's civilization refuses to submit to any spiritual authority) تسلیم کرنا یا سرنگوں ہونا (یہاں، یورپی تہذیب کسی روحانی اتھارٹی کے سامنے جھکنے سے انکار کرتی ہے)
captivate (محو کرنا)	to charm or dominate someone's attention کسی کا دل موہ لینا یا توجہ اپنی طرف مرکوز کرنا
concord (ہم آہنگی)	harmony or agreement; unity of hearts and purpose موافقت یا اتفاق؛ دلوں اور مقاصد کا اتحاد
God-drunk (خدامست)	intoxicated with divine love; completely absorbed in devotion to God [Allah (سبحانہ وتعالیٰ)] محبتِ الٰہی میں سرشار؛ خدا (اللہ سبحانہ وتعالیٰ) کی عبادت میں مکمل طور پر غرق
madness (دیوانگی)	intense passion or zeal (in this context, religious fervour) شدید جوش یا ولولہ (اس متن میں مذہبی جذبہ)
perplexed (حیران)	confused or deeply troubled الجھا ہوا یا گہری پریشانی میں
ranks (صفیں)	ordered lines or unity (metaphor for Muslim solidarity) منظم قطاریں یا اتحاد (مسلمانوں کے اتحاد کی علامت)
Ruba'iyat (رباعیات)	a poetic form consisting of quatrains (4-line stanzas); originating from Persian literature چار مصرعوں والی نظم کی صنف، جس کی ابتدا فارسی ادب سے ہوئی
self-honouring (خودداری)	maintaining one's dignity and self-respect through noble principles اعلیٰ اصولوں کے ذریعے اپنی عزت اور وقار کو برقرار رکھنا
stake (ستون)	a post for execution; refers to the fire prepared for Allah's (سبحانہ وتعالیٰ) Nabi Hazrat Abraham (علیہ السلام) پھانسی کا ستون؛ یہاں اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) کے نبی حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کے لیے تیار کی گئی آگ کی طرف اشارہ

Reading and Critical Thinking مطالعہ اور تنقیدی سوچ

A. Answer the following questions: درج ذیل سوالات کے جواب تحریر کریں۔

1. What does Allama Muhammad Iqbal mean by describing faith as being "God-drunk"?
علامہ محمد اقبال نے ایمان کو ''خدامست'' قرار دینے سے کیا مراد لیا ہے؟

Ans. Allama Muhammad Iqbal describes faith as being "God-drunk" to convey a state of complete spiritual intoxication and ecstatic devotion to the Divine. This paradoxical phrase merges the idea of intoxication, typically associated with loss of control, with divine love, suggesting a surrender so total that the believer becomes consumed by God's presence, like a drunkard immersed in wine. For Iqbal, such faith transcends rational limits; it is fiery, passionate, and self-annihilating, as exemplified by Hazrat Abraham's (علیہ السلام) willingness to embrace the stake for God's sake. Unlike passive ritualism, "God-drunk" faith is dynamic, a madness of love that shatters complacency,

stepacademyofficial.com

ignites spiritual revival, and binds the believer to God with unshakable fervor. It is the antithesis of the "cold prayers" and superficiality that Iqbal laments in modern Muslims.

علامہ محمد اقبال ایمان کو ''خدامست'' قرار دے کر روحانی سرشاری اور الہامی محبت میں کامل طور پر غرق ہونے کی کیفیت کو بیان کرتے ہیں۔ یہ ظاہری تضاد رکھنے والی اصطلاح نشے کے عام تصور جو بے قابو ہونے سے وابستہ ہے کو خدائی محبت کے ساتھ اس طرح یکجا کرتا ہے کہ بندہ اپنی پوری ہستی کو خدا کی بارگاہ میں اس طرح فنا کر دے جیسے کوئی مست شراب میں ڈوبا ہو۔ اقبال کے نزدیک ایسا ایمان عقلی حدود سے ماوراء ہوتا ہے، یہ آتشیں، پرجوش اور خود فنا کن ہوتا ہے، جیسا کہ حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کا آگ کو خدا کی خاطر خندہ پیشانی سے قبول کرنے کی مثال میں ملتا ہے۔ رسوم پرستی کے برعکس، ''خدامست'' ایمان ایک متحرک قوت ہے، یہ محبت کی وہ دیوانگی جو جمود کو توڑتی ہے، روحانی تجدید کی چنگاری بھڑکاتی ہے اور بندے کو خدا کے ساتھ اتھاہ وابستگی سے جوڑ دیتی ہے۔ یہ ان ''سرد عبادات'' اور سطحیت کی نفی ہے جن کا اقبال جدید مسلمانوں میں مشاہدہ کرتے ہیں۔

2. Why does the poet claim that having no faith is "worse than slavery"?

شاعر کیوں دعویٰ کرتا ہے کہ بے ایمانی ''غلامی سے بھی بدتر'' ہے؟

Ans. Allama Muhammad Iqbal asserts that having no faith is "worse than slavery" because spiritual emptiness strips life of meaning and dignity more brutally than physical chains ever could. While slavery oppresses the body, a faithless existence enslaves the soul to materialism, moral decay, and existential despair, leaving individuals adrift without a higher purpose or divine connection. For Iqbal, true faith like that of Hazrat Abraham (علیہ السلام) liberates the self through devotion to God, fostering courage and inner freedom. Without it, humans become prisoners of their base desires, societal pressure, or hollow ideologies, a condition far more dehumanizing than mere physical bondage. The poet thus warns that spiritual bankruptcy, not external oppression, is the gravest threat to human potential.

علامہ محمد اقبال اس بات پر زور دیتے ہیں کہ بے ایمانی ''غلامی سے بھی بدتر'' ہے کیوں کہ روحانی خلا زندگی کو معنی اور وقار سے جس طرح محروم کر دیتا ہے اس طرح جسمانی زنجیریں نہیں کر سکتیں ہیں۔ جب کہ غلامی صرف جسم کو مجبور کرتی ہے، بے ایمان وجود روح کو مادیت، اخلاقی زوال اور وجودی مایوسی کی غلامی میں جکڑ دیتا ہے، جس سے فرد بغیر کسی اعلیٰ مقصد یا الہامی تعلق کے بے سمت رہ جاتا ہے۔ اقبال کے نزدیک، حضرت ابراہیم (علیہ السلام) جیسا سچا ایمان خدا کی عبادت کے ذریعے نفس کو آزاد کرتا ہے، جو حوصلہ اور باطنی آزادی کو جنم دیتا ہے۔ اس کے بغیر، انسان اپنی کم تر خواہشات، معاشرتی دباؤ یا کھوکھلے نظریات کا اسیر ہو جاتا ہے، جو محض جسمانی غلامی سے کہیں زیادہ انسانیت سوز کیفیت ہے۔ شاعر اس طرح خبردار کرتا ہے کہ روحانی دیوالیہ پن، نہ کہ بیرونی جبر، انسانی صلاحیت کے لیے سب سے بڑا خطرہ ہے۔

3. How does Allama Muhammad Iqbal contrast "music of strange lands" with "Islam's fire"?

علامہ محمد اقبال ''اجنبی سرزمینوں کے نغمات'' کا ''اسلام کی آگ'' سے کیسے تقابل کرتے ہیں؟

Ans. Allama Muhammad Iqbal contrasts the "music of strange lands" with "Islam's fire" to highlight the difference between superficial cultural influences and the transformative power of divine faith. The "music" symbolizes external, worldly traditions that lack spiritual depth, while "Islam's fire" represents the burning, unifying energy of true faith that sustains the Muslim ummah's harmony and vitality. For Iqbal, while the "music" may charm or distract, it cannot inspire the profound unity and purpose that "Islam's fire" provides. This juxtaposition critiques the hollow allure of foreign cultures and calls for a return to the passionate, God-centered devotion that once defined Islamic civilization. Without this sacred fire, Iqbal suggests, Muslims risk losing their spiritual identity and collective strength.

علامہ محمد اقبال ''اجنبی سرزمینوں کے نغمات'' اور ''اسلام کی آگ'' کے درمیان تقابل کر کے سطحی ثقافتی اثرات اور الہامی ایمان کی تبدیلی لانے والی قوت کے فرق کو نمایاں کرتے ہیں۔ ''نغمات'' بیرونی، دنیاوی روایات کی علامت ہیں جن میں روحانی گہرائی کا فقدان ہے، جب کہ ''اسلام کی آگ'' سچے ایمان کی وہ تپش اور متحد کرنے والی توانائی ہے جو امت مسلمہ کے اتحاد اور توانائی کو برقرار رکھتی ہے۔ اقبال کے نزدیک، اگرچہ ''نغمات'' دل کش یا توجہ ہٹانے والے ہو سکتے ہیں، لیکن یہ وہ گہرا اتحاد اور مقصدیت پیدا نہیں کر سکتے جو ''اسلام کی آگ'' فراہم کرتی ہے۔ یہ تقابل غیر ملکی ثقافتوں کی کھوکھلی کشش پر تنقید کرتا ہے اور اس پرجوش، خدا کی مرکزیت والی عبادت کی طرف واپسی کی دعوت دیتا ہے جو کبھی اسلامی تہذیب کی پہچان تھی۔ اقبال خبردار کرتے ہیں کہ اس مقدس آگ کے بغیر، مسلمان اپنی روحانی شناخت اور اجتماعی قوت کھو بیٹھنے کے خطرے سے دوچار ہیں۔

stepacademyofficial.com

4. What phrases show Allama Muhammad Iqbal's view of European civilization as spiritually empty?

علامہ محمد اقبال نے یورپی تہذیب کو روحانی طور پر خالی قرار دینے کے لیے کون سے الفاظ استعمال کیے ہیں؟

Ans. Allama Muhammad Iqbal portrays European civilization as spiritually empty through vivid phrases like "empty of concord" and "whose civilization to no Makkah bends." The first phrase critiques Europe's lack of true harmony; its material progress fails to foster genuine unity or divine purpose. The second underscores its refusal to submit to spiritual authority (symbolized by Makkah), revealing a prideful rejection of transcendent values. These lines contrast sharply with Islam's "fire" and "harmony," emphasizing Europe's hollowness despite its technological advancements. For Iqbal, this spiritual void renders European civilization fundamentally incomplete, as it prioritizes worldly achievements over soulful connection to the Divine.

علامہ محمد اقبال نے یورپی تہذیب کو روحانی طور پر خالی ثابت کرنے کے لیے ''خالی ہم آہنگی'' اور ''جس کی تہذیب کسی مکہ کے آگے نہیں جھکتی'' جیسے اثر انگیز الفاظ استعمال کیے ہیں۔ پہلا جملہ یورپ میں حقیقی ہم آہنگی کے فقدان پر تنقید کرتا ہے؛ اس کی مادی ترقی حقیقی اتحاد یا مقصد الٰہی پیدا کرنے میں ناکام رہی ہے۔ دوسرا جملہ روحانی اتھارٹی (جس کی علامت مکہ ہے) کے سامنے جھکنے سے انکار کو ظاہر کرتا ہے، جو ماورائی اقدار کے ساتھ ایک مغرورانہ انحراف ہے۔ یہ سطور اسلام کی ''آگ'' اور ''ہم آہنگی'' کے بالکل برعکس ہیں، جو یورپ کی کھوکھلی حالت کو اس کی تکنیکی ترقی کے باوجود نمایاں کرتی ہیں۔ اقبال کے نزدیک، یہ روحانی خلا یورپی تہذیب کو بنیادی طور پر نامکمل بنا دیتا ہے، کیوں کہ یہ دنیاوی کامیابیوں کو روحانی رابطے پر ترجیح دیتی ہے۔

5. How does the poet portray the spiritual condition of contemporary Muslims?

شاعر موجودہ مسلمانوں کی روحانی حالت کو کس طرح پیش کرتا ہے؟

Ans. Allama Muhammad Iqbal portrays contemporary Muslims as spiritually weakened and fragmented, their faith reduced to hollow rituals devoid of passion. He laments that "Love's madness has departed," describing them with phrases like "veins the blood runs thin," "ranks broken," and "prayers cold," all emphasizing a loss of vitality, unity, and sincere devotion. The striking image "no feeling deeper than the skin" captures their superficial religiosity, contrasting sharply with the fiery faith of figures like Hazrat Abraham (عليه السلام). Iqbal suggests Muslims have abandoned the transformative "God-drunk" zeal that once defined them, leaving them adrift in a materialistic age, their spiritual decline reflecting the broader decay he observes in Islamic civilization.

علامہ محمد اقبال موجودہ مسلمانوں کو روحانی طور پر کمزور اور منتشر تصور کرتے ہیں، جن کا ایمان بے روح رسومات تک محدود ہو کر رہ گیا ہے۔ وہ اس بات پر افسوس کا اظہار کرتے ہیں کہ ''عشق کی دیوانگی رخصت ہو گئی ہے''، اور انہیں ''رگوں میں خون پتلا ہو جانا''، ''صفیں ٹوٹ جانا'' اور ''عبادتیں سرد ہو جانا'' جیسے الفاظ سے بیان کرتے ہیں جو توانائی، اتحاد اور خلوص سے محرومی کی نشان دہی کرتے ہیں۔ ''جلد سے زیادہ گہرا کوئی احساس نہیں'' کی شدید تاثر دینے والی تصویر ان کی سطحی مذہبیت کو ظاہر کرتی ہے، جو حضرت ابراہیم (عليه السلام) جیسے افراد کے آتشیں ایمان کے بالکل برعکس ہے۔ اقبال تجویز کرتے ہیں کہ مسلمانوں نے وہ ''خدا مست'' ولولہ ترک کر دیا ہے جو کبھی ان کی پہچان تھا، جس کے نتیجے میں وہ مادیت پرست دور میں بے سمت ہو گئے ہیں، اور ان کی روحانی پستی اسلامی تہذیب کے عمومی زوال کی عکاس ہے۔

6. Identify and explain two metaphors used to describe Muslim decline.

مسلمانوں کے زوال کو بیان کرنے والے دو استعاروں کی نشان دہی اور وضاحت کریں۔

Ans. Allama Muhammad Iqbal employs two powerful metaphors to depict Muslim decline:

علامہ محمد اقبال مسلمانوں کے زوال کو بیان کرنے کے لیے دو زبردست استعارے استعمال کرتے ہیں:

1. **"The Muslim's veins the blood runs thin"** - This physiological metaphor compares weakened spiritual vitality to weak blood, suggesting Muslims have lost the life force of true faith. Just as thin blood fails to nourish the body, their diluted devotion leaves them spiritually feeble.

   ''مسلمان کی رگوں میں خون پتلا ہو گیا''...... یہ عضویاتی استعارہ کمزور روحانی قوت کو پتلے خون سے تشبیہ دیتا ہے، جو ظاہر کرتا ہے کہ مسلمان سچے ایمان کی حیات بخش قوت سے محروم ہو چکے ہیں۔ جس طرح پتلا خون جسم کو غذا فراہم کرنے میں ناکام رہتا ہے، اسی طرح ان کی کمزور عبادت انہیں روحانی طور پر ناتواں بنا دیتی ہے۔

2. **"No feeling deeper than the skin"** - This tactile metaphor reduces faith to superficial rituals, like a shallow touch that never penetrates the soul. It contrasts with the "fire" of prophetic faith, highlighting how modern Muslims prioritize outward form over inner transformation.

Both metaphors frame decline as a loss of depth, energy, and divine connection, mirroring Iqbal's

stepacademyofficial.com

critique of hollow modernity.

''کھال سے زیادہ گہرا کوئی احساس نہیں''...... یہ لمسی استعارہ ایمان کو سطحی رسومات تک محدود کر دیتا ہے، جیسے کوئی ہلکا سا لمس جو کبھی روح تک نہیں پہنچتا۔ یہ انبیاء کے ''آتشیں ایمان'' کے بالکل برعکس ہے، جو ظاہر کرتا ہے کہ کس طرح جدید مسلمان ظاہری شکل کو باطنی تبدیلی پر ترجیح دیتے ہیں۔ یہ دونوں استعارے زوال کو گہرائی، توانائی اور الہامی رابطے کے فقدان کے طور پر پیش کرتے ہیں، جو اقبال کے جدیدیت کی سطحیت پر تنقید کی عکاسی کرتے ہیں۔

7. **How does the concept of "Love's madness" relate to Allama Muhammad Iqbal's idea of Khudi (selfhood)?**

''عشق کی دیوانگی'' کا تصور علامہ محمد اقبال کے تصورِ خودی سے کس طرح مربوط ہے؟

Ans. "Love's madness" is intrinsically linked to Allama Muhammad Iqbal's philosophy of Khudi (selfhood), as both emphasize passionate, transformative devotion as the path to spiritual awakening. Khudi calls for cultivating a powerful, God-conscious self that resists oppression and mediocrity, while "Love's madness" represents the fiery, ecstatic surrender to divine will that fuels this self-realization. For Iqbal, true Khudi cannot exist without this sacred madness, a zeal so intense it shatters complacency, just as the love of prophets and saints like Hazrat Abraham (علیہ السلام) and Hazrat Imam Hussain (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) defied worldly logic. The loss of such passion, as lamented in the poem, leads to weakened Khudi, reducing Muslims to hollow rituals and fragmented identities. Thus, "Love's madness" is the soul of Khudi, a force that animates the self to transcend limits and embrace its divine potential.

''عشق کی دیوانگی'' کا تصور علامہ محمد اقبال کے فلسفہ خودی سے گہرا تعلق رکھتا ہے، کیوں کہ دونوں روحانی بیداری کے لیے پر جوش اور تبدیلی لانے والی عبادت پر زور دیتے ہیں۔ خودی ایک طاقت ور، خداشناس ذات کی تشکیل کا مطالبہ کرتی ہے جو ظلم اور معمولیت کی مزاحمت کرے، جب کہ ''عشق کی دیوانگی'' الہامی مرضی کے سامنے اس آتشیں، وجدانی تسلیم خم کو ظاہر کرتی ہے جو اس خودشناسی کو توانائی فراہم کرتی ہے۔ اقبال کے نزدیک، حقیقی خودی اس مقدس دیوانگی کے بغیر وجود نہیں رکھ سکتی، یہ وہ جذبہ ہے جو اطمینان کو توڑ دیتا ہے، جیسا کہ حضرت ابراہیم (علیہ السلام) اور حضرت امام حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) جیسے انبیاء و اولیاء کا عشق دنیاوی منطق کو چیلنج کرتا تھا۔ اس جذبے کے فقدان، جیسا کہ نظم میں افسوس کیا گیا ہے، کے نتیجے میں خودی کمزور ہو جاتی ہے، اور مسلمان بے روح رسومات اور منتشر شناختوں تک محدود ہو جاتے ہیں۔ اس طرح، ''عشق کی دیوانگی'' خودی کی روح ہے، وہ قوت جو ذات کو حدود سے ماورا ہونے اور اپنی الہامی صلاحیتوں کو اپنانے پر آمادہ کرتی ہے۔

8. **Do you agree with Allama Muhammad Iqbal's diagnosis of modern spiritual problems? Why?**

کیا آپ علامہ محمد اقبال کے جدید روحانی مسائل کے تجزیے سے متفق ہیں؟ اور کیوں؟

Ans. I agree with Allama Muhammad Iqbal's diagnosis of modern spiritual problems because his critique remains strikingly relevant today. His warnings about hollow rituals, "prayers cold", fragmented communities, "ranks broken", and the prioritization of materialism over divine passion resonate in an age where technology and consumerism often eclipse spiritual depth. The metaphor of "no feeling deeper than the skin" perfectly captures the performative religiosity prevalent today, where appearances outweigh inner transformation. However, one might argue that Iqbal's idealization of "Love's madness" overlooks the challenges of practicing fiery faith in a pluralistic world. Yet, his core message that true liberation begins with spiritual revival holds timeless urgency, calling for a balance between tradition and engaged, passionate devotion.

میں علامہ محمد اقبال کے جدید روحانی مسائل کے تجزیے سے اس لیے متفق ہوں کہ ان کی تنقید آج بھی حیرت انگیز طور پر متعلقہ ہے۔ ان کے ان انتباہات کے بارے میں ''سرد عبادات''، ''ٹوٹی ہوئی صفیں'' اور مادیت کو الہامی جذبے پر ترجیح دینے کے نقصانات، موجودہ دور میں جب ٹیکنالوجی اور صارفیت پسندی نے روحانی گہرائی کو پیچھے چھوڑ دیا ہے، انتہائی متعلقہ محسوس ہوتے ہیں۔ ''جلد سے زیادہ گہرا کوئی احساس نہیں'' کا استعارہ آج کی نمائشی مذہبیت کو نہایت درستگی سے بیان کرتا ہے جہاں ظاہریت باطنی تبدیلی پر بھاری ہے۔ البتہ، کوئی یہ استدلال کر سکتا ہے کہ اقبال کا ''عشق کی دیوانگی'' کا مثالی تصور کثیر الثقافتی دنیا میں آتشیں ایمان پر عمل کرنے کی مشکلات کو نظر انداز کرتا ہے۔ تاہم، ان کا بنیادی پیغام کہ حقیقی آزادی روحانی احیاء سے شروع ہوتی ہے، ہمیشہ کی اہمیت رکھتا ہے، جو روایت اور پر جوش عبادت کے درمیان توازن کی دعوت دیتا ہے۔

B. Choose the correct option for each question.

ہر سوال کے لیے درست جواب کا انتخاب کریں۔

1. **What does the metaphor "Abraham at the stake" primarily represent in the poem?**

a. physical suffering
b. political resistance
c. unwavering faith in God [Allah (سبحانہ و تعالیٰ)]
d. historical events

stepacademyofficial.com

2. **The phrase "God-drunk" in the poem suggests:**
   a. religious intoxication
   b. literal drunkenness
   c. criticism of faith
   d. medical condition

3. **What does "music of strange lands" contrast with in the poem?**
   a. European art
   b. Islamic civilization
   c. Islam's fire
   d. Eastern philosophy

4. **The phrase "to no Makkah bends" implies that European civilization:**
   a. respects Islamic values
   b. rejects divine guidance
   c. admires Muslim architecture
   d. studies Arabic language

5. **What does "blood runs thin" metaphorically represent?**
   a. physical weakness
   b. loss of spiritual vitality
   c. medical problems
   d. social weaknesses

Answers:

1. c	2. a	3. c	4. b	5. b

C. **Complete the table below by identifying the literary devices used in the given lines of the poem.**

نیچے دیے گئے جدول کو نظم کی دی گئی سطروں میں استعمال ہونے والے ادبی اسلوب کی شناخت کرکے مکمل کریں۔

Line from the Poem	Literary Device(s)	Explanation
"Faith is like Abraham at the stake" ''ایمان ابراہیم کی مانند ہے آگ کے ستون پر''	Metaphor, Allusion استعارہ، تلمیح	Compares faith to Abraham's trial without "like" (implied metaphor). References the Quranic/Hebrew story of Abraham's unwavering devotion (allusion). ایمان کو ابراہیم (علیہ السلام) کے امتحان سے تشبیہ دی گئی ہے (''جیسے'' کے بغیر، مضمر استعارہ)۔ قرآن/تورات میں ابراہیم (علیہ السلام) کے ثابت قدم ایمان کا حوالہ (تلمیح)۔
"Self-honouring and God-drunk, is faith" ''خوددار اور خدامست، یہی ہے ایمان''	Paradox, Oxymoron تضاد، ظاہری تضاد	"God-drunk" blends contradictory ideas-intoxication (chaos) with divine ecstasy (order)-to emphasize transcendent faith. ''خدامست'' متضاد تصورات کو ملاتا ہے۔ نشہ (انتشار) اور وجد الٰہی (نظم)، تاکہ ماورائی ایمان کو اجاگر کیا جاسکے۔
"Music of strange lands with Islam's fire blends" ''اجنبی سرزمینوں کے نغمات اسلام کی آگ سے ملتے ہیں''	Metaphor, Juxtaposition استعارہ، تقابل	"Islam's fire" symbolizes divine energy (metaphor), contrasted with foreign "music" (juxtaposition) to highlight cultural-spiritual conflict. ''اسلام کی آگ'' الہامی توانائی کی علامت ہے (استعارہ)، جو غیر ملکی ''نغمات'' کے ساتھ تقابل کرتی ہے تاکہ ثقافتی و روحانی تصادم کو نمایاں کیا جاسکے۔
"Empty of concord is the soul of Europe" ''خالی ہے ہم آہنگی سے یورپ کی روح''	Personification, Contrast تجسیم، تضاد	Europe's "soul" is personified as hollow; its "empty concord" contrasts Islam's harmony. یورپ کی ''روح'' کو کھوکھلا تصور کیا گیا ہے (تشخیص)؛ اس کی ''خالی ہم آہنگی'' اسلام کے اتحاد کے برعکس ہے۔
"The Muslim's veins the blood runs thin" ''مسلمان کی رگوں میں خون پتلا ہوگیا''	Metaphor, Physiological Imagery استعارہ، عضویاتی تصویر کشی	Thin blood metaphorizes weakened spiritual vitality; imagery evokes frailty and decay. پتلا خون روحانی کمزوری کی علامت ہے (استعارہ)؛ یہ تصویر کشی کمزوری اور زوال کو ظاہر کرتی ہے۔
"No feeling deeper than the skin" ''جلد سے زیادہ گہرا کوئی احساس نہیں''	Tactile Imagery, Hyperbole لامسی تصویر کشی، مبالغہ	Physical touch imagery "skin" exaggerates superficiality to critique hollow rituals. ''جلد'' کی جسمانی تصویر سطحیت کو مبالغے کے ساتھ پیش کرتی ہے تاکہ بے روح رسومات پر تنقید کی جاسکے۔

stepacademyofficial.com

"Whose civilization to no Makkah bends" "جس کی تہذیب کسی مکہ کے آگے نہیں جھکتی"	Symbolism, Apostrophe علامت، خطاب	"Makkah" symbolizes submission to God; the line directly addresses Europe's defiance (apostrophe). "مکہ" خدا کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کی علامت ہے؛ یہ سطر براہ راست یورپ کے جھکنے کے انکار کو خطاب کرتی ہے (خطابیہ صنعت)۔

Vocabulary and Grammar ذخیرہ الفاظ اور قواعد

A. Use a dictionary to find the following information for each word.

ہر لفظ کے لیے درج ذیل معلومات کو لغت کی مدد سے تلاش کریں۔

Word	Dictionary Meaning	Pronunciation	Part of Speech	Etymology
Ruba'iyat رباعیات	A collection of quatrains (four-line poems) in Persian or Arabic poetry. فارسی یا عربی شاعری میں چار مصرعوں والی نظموں کا مجموعہ۔	/ruː'bɑːljɑːt/	Noun اسم	From Arabic رُباعِيات (rubāᶜiyyāt), plural of رُبَاعِيَة (rubāᶜiyya, "quatrain"). عربی "رُباعِیّات" (رباعیہ کی جمع) سے ماخوذ، جس کا مطلب ہے "چار مصرعوں والی نظم"۔
God-drunk خدامست	Filled with ecstatic devotion to God; spiritually intoxicated by divine love. خدا کی محبّت میں وجدانی طور پر سرشار؛ الٰہی عشق سے معنوی طور پر مخمور۔	/gɒd,drʌŋk/	Adjective (Compound) صفت (مرکب)	Coined from God + drunk (Old English druncen, "intoxicated"). Used by Sufi poets and philosophers like Rumi, popularized by Iqbal. "خدا" اور انگریزی لفظ "drunk" (پرانا انگریزی: druncen، "مخمور") کا مرکب۔ رومی جیسے صوفی شعرا نے استعمال کیا، اقبال نے مقبول بنایا۔
captivate محو کرنا	To attract and hold the attention or interest of someone; to charm or enchant. کسی کی توجہ یا دلچسپی کو اپنی طرف کھینچنا اور قائم رکھنا؛ مسحور یا متاثر کرنا۔	/kæptɪveɪt/	Verb فعل	From Latin captivare ("to take captive"), from captivus ("prisoner"). لاطینی "captivare" ("قید کرنا") سے، جو "captivus" ("قیدی") سے ماخوذ۔
concord ہم آہنگی	Agreement or harmony between people or groups; a state of peace. افراد یا گروہوں کے درمیان اتفاق یا موافقت؛ امن کی حالت۔	/kɒŋkɔːrd/	Noun اسم	From Old French concorde, from Latin concordia ("harmony"), from cor ("heart"). پرانی فرانسیسی "concorde" سے، جو لاطینی "concordia" ("اتحاد") سے نکلا، جس کا ماخذ "cor" ("دل") ہے۔

B. Use a thesaurus (digital or print) to list two synonyms for each word.

قاموس (ڈیجیٹل یا پرنٹ) کا استعمال کرتے ہوئے ہر لفظ کے دو مترادفات لکھیں۔

Word	Synonyms
Ruba'iyat	Quatrains, Tetrastichs
God-drunk	Theo-intoxicated, Sanctified
captivate	enthrall, fascinate
concord	harmony, accord

stepacademyofficial.com

C. **Write a sentence for each word using it in the context of the poem.**

ہر لفظ کو نظم کے سیاق میں استعمال کرتے ہوئے ایک جملہ لکھیں۔

Word (لفظ)	Sentence in Context (جملہ (نظم کے سیاق میں
Ruba'iyat (رباعیات)	Iqbal structured his critique of modern spirituality in the form of a Ruba'iyat, using quatrains to convey profound Islamic ideals. اقبال نے جدید روحانیت پر اپنی تنقید کو رباعیات کی ہیئت میں پیش کیا، جس میں چار مصرعوں کے ذریعے اسلامی اقدار کو گہرائی سے بیان کیا گیا۔
God-drunk (خدامست)	The God-drunk believer, like Hazrat Abraham (علیہ السلام), embraces divine will with ecstatic surrender, even in the face of fire. خدامست مومن، حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کی طرح، آگ کے سامنے بھی وجدانی تسلیم کے ساتھ الہامی مرضی کو گلے لگاتا ہے۔
captivate (محو کرنا)	"Hear me, you whom this age's way so captivate!" laments Iqbal, condemning materialism that distracts from faith. "سنو اے لوگو جنھیں اس دور کے راستے نے اس طرح محو کر رکھا ہے!" اقبال اس جملے میں مادیت پرستی پر افسوس کا اظہار کرتے ہیں جو ایمان سے توجہ ہٹاتی ہے۔
concord (ہم آہنگی)	Iqbal contrasts Islam's harmony with Europe's "empty concord," exposing its superficial unity without spiritual depth. اقبال اسلام کے حقیقی اتحاد کو یورپ کی "خالی ہم آہنگی" کے ساتھ تقابل کرتے ہیں، جس سے اس کی سطحی یکجہتی کا بے روح پن ظاہر ہوتا ہے۔

Oral Communication زبانی بول چال

A. **Discuss the poet's perspective on faith and its role in shaping cultural identity and unity. Use examples from the poem to support your response.**

ایمان اور اس کی ثقافتی شناخت اور اتحاد کو تشکیل دینے میں کردار کے بارے میں شاعر کے نقطۂ نظر پر بحث کریں۔ نظم سے مثالیں دے کر اپنے جواب کی تائید کریں۔

Ans. Allama Muhammad Iqbal presents faith as the cornerstone of cultural identity and unity, arguing that true spirituality must be passionate and transformative rather than passive or ritualistic. Through vivid metaphors like "Faith is like Abraham at the stake," he elevates faith as fearless devotion to God, capable of inspiring collective strength. The poem contrasts Islam's unifying "fire," a symbol of divine energy that blends diverse cultures into harmony, with Europe's "empty concord," exposing the spiritual void beneath material progress. Iqbal laments the decline of Muslim societies, attributing their fragmentation to the loss of "Love's madness," the ecstatic zeal that once bound communities together, "ranks broken, prayers cold". His critique underscores faith's dual role: as a personal anchor "God-drunk" surrender and a cultural unifier. Without it, he warns, civilizations lose their soul and are reduced to superficial existence "no feeling deeper than the skin". Thus, the poem calls for a revival of fiery faith to reclaim both individual purpose and collective identity.

علامہ محمد اقبال ایمان کو ثقافتی شناخت اور اتحاد کی بنیاد قرار دیتے ہیں، جو اس بات پر زور دیتے ہیں کہ حقیقی روحانیت پر جوش اور تبدیلی لانے والی ہونی چاہیے نہ کہ غیر فعال یا رسمی۔ "ایمان ابراہیم کی مانند ہے آگ کے ستون پر" جیسے اثر انگیز استعاروں کے ذریعے، وہ ایمان کو خدا کے سامنے بے خوف عبادت کے طور پر پیش کرتے ہیں جو اجتماعی طاقت کو متحرک کرتی ہے۔ نظم اسلام کی متحد کرنے والی "آگ"، جو الہامی توانائی کی علامت ہے اور مختلف ثقافتوں کو ہم آہنگی میں پروتی ہے، کا یورپ کی "خالی ہم آہنگی" سے تقابل کرتی ہے، جو مادی ترقی کے پیچھے چھپے روحانی خلا کو بے نقاب کرتی ہے۔ اقبال مسلم معاشروں کے زوال پر افسوس کا اظہار کرتے ہیں، جس کی وجہ وہ "عشق کی دیوانگی" کے فقدان کو قرار دیتے ہیں، "ٹوٹی ہوئی صفیں، سرد عبادات" وہ وجدانی جوش جو کبھی معاشروں کو جوڑتا تھا۔ ان کی تنقید ایمان کے دوہرے کردار کو اجاگر کرتی ہے، ذاتی ربط "خدامست" تسلیم اور ثقافتی اتحاد کے طور پر۔ ان کے بغیر، وہ خبردار کرتے ہیں، تہذیبیں اپنی روح کھو دیتی ہیں اور سطحی وجود "جلد سے زیادہ گہرا کوئی احساس نہیں" تک محدود ہو جاتی ہیں۔ اس طرح، نظم آتشیں ایمان کی بحالی کا مطالبہ کرتی ہے تاکہ انفرادی مقصد اور اجتماعی شناخت دونوں کو دوبارہ حاصل کیا جا سکے۔

Writing Skills تحریری مہارتیں

A. **Analyze and write in your own words, "How the poet uses symbolism and contrast to convey the spiritual decline of the Muslim world compared to its past?".**

تجزیہ کریں اور اپنے الفاظ میں لکھیں کہ "شاعر علامت نگاری اور تضاد کا استعمال کرتے ہوئے مسلم دنیا کے روحانی زوال کو اس کے ماضی کے مقابلے میں کیسے بیان کرتا ہے؟"

stepacademyofficial.com

Ans. Allama Muhammad Iqbal masterfully employs symbolism and contrast to highlight the spiritual decline of the Muslim world against its luminous past. He uses "Islam's fire" as a symbol of divine energy that once unified and empowered the ummah, contrasting it with the "cold prayers" and "blood runs thin" imagery of contemporary Muslims, suggesting a loss of vitality. The "stake" symbolizes the trial of faith as with Hazrat Ibrahim (علیہ السلام), while "no feeling deeper than the skin" reduces modern religiosity to hollow ritual. Juxtapositions like Europe's "empty concord" versus Islam's "harmony" underscore the spiritual bankruptcy of materialism. Through these devices, Iqbal paints a decline from passionate, transformative faith to a fragmented, superficial existence.

علامہ محمد اقبال مسلم دنیا کے روحانی زوال کو اس کے تابناک ماضی کے مقابلے میں پیش کرنے کے لیے علامتوں اور تضاد کا ماہرانہ استعمال کرتے ہیں۔ وہ "اسلام کی آگ" کو الٰہی توانائی کی علامت کے طور پر پیش کرتے ہیں جو کبھی امت کو متحد اور طاقت ور بناتی تھی، جس کا وہ جدید مسلمانوں کی "سرد عبادات" اور "پتلا ہوتا خون" کی تصویر کشی سے تقابل کرتے ہیں جو توت کے فقدان کی نشان دہی کرتی ہے۔ "ستون" حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کے ایمان کے امتحان کی علامت ہے، جب کہ "جلد سے زیادہ گہرا کوئی احساس نہیں" جدید مذہبیت کو بے روح رسومات تک محدود کر دیتا ہے۔ یورپ کی "خالی ہم آہنگی" اور اسلام کے "حقیقی اتحاد" جیسے متضاد تصورات مادیت پرستی کے روحانی دیوالیہ پن کو اجاگر کرتے ہیں۔ ان صنائع کے ذریعے، اقبال پرجوش، تبدیلی لانے والے ایمان سے ٹوٹی پھوٹی، سطحی زندگی تک کے زوال کی تصویر کشی کرتے ہیں۔

Descriptive Writing - "Portrait of a Divine Visionary" تصویری تحریر......"ایک الہامی بصیرت افروز شخصیت کا خاکہ"

Describe a historical or contemporary Islamic figure who embodies Allama Muhammad Iqbal's ideal of "God-drunk" faith (e.g., Hazrat Ibrahim (علیہ السلام), defying tyranny, Hazrat Imam Hussain (رضی اللہ تعالیٰ عنہ), at Karbala.

ایک تاریخی یا موجودہ اسلامی شخصیت کا تعارف کروائیں جو علامہ محمد اقبال کے تصور "خدامست" ایمان کی مکمل عکاسی کرتی ہو (مثلاً حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کی طرح ظلم کے خلاف مزاحمت، یا حضرت امام حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی طرح کربلا میں قربانی)۔

1. **Brainstorming** خاکہ سازی

- **Who?** کون؟
- Hazrat Ibrahim (علیہ السلام), smashing idols, standing alone against Nimrod's fire.

  حضرت ابراہیم (علیہ السلام)، بتوں کو توڑتے ہوئے، نمرود کی آگ کا تن تنہا مقابلہ۔
- Hazrat Imam Hussain (رضی اللہ تعالیٰ عنہ), sacrificing everything for justice, his blood becoming Islam's revival.

  حضرت امام حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)، انصاف کے لیے سب کچھ قربان کر دینا، جن کا خون اسلام کی تجدید بن گیا۔
- **Achievements?** کارنامے؟
- Unmatched tawakkul (trust in Allah (سبحانہ وتعالیٰ), revolutions sparked by their conviction.

  بے مثال توکل (اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) پر بھروسا)، جن کے یقین نے انقلابات برپا کیے۔
- Proof that true power lies in submission, not swords or thrones.

  ثابت کیا کہ حقیقی طاقت تلواروں یا تاج و تخت میں نہیں بل کہ تسلیم و رضا میں ہے۔
- **Traits?** خصائص؟
- Fearless (like Hazrat Ibrahim (علیہ السلام) facing the fire), humble (like Hazrat Bilal (رضی اللہ تعالیٰ عنہ), rising from slavery to the Rasoolullah's (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) muezzin).

  بے خوف (جیسے حضرت ابراہیم (علیہ السلام) آگ کے سامنے)، عاجز (جیسے حضرت بلال (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) غلامی سے نکل کر رسول اللہ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) کے مؤذن بنے)۔

Hazrat Ibrahim (علیہ السلام) stands as the quintessential embodiment of Allama Muhammad Iqbal's ideal of "God-drunk" faith, a soul so intoxicated with divine love that it defies tyranny, transcends fear, and redefines power. His legendary defiance of Nimrod, captured in the act of smashing idols and standing unshaken before the fire meant for his execution, reflects Iqbal's metaphor of "Abraham at the stake." Here was a man who, "God-drunk," saw the fire as a garden, his unwavering tawakkul (trust in Allah) transforming mortal peril into divine triumph. Hazrat Ibrahim's (علیہ السلام) life was a revolution against hollow worship; his achievements from rebuilding the Kaaba to fathering prophetic lineages sprang not from worldly strength but from submission ("true power lies in submission, not swords or thrones"). His traits characterize Iqbal's vision: fearlessness that turned fire into dew, humility that made him "a friend

stepacademyofficial.com

of Allah" (Khalilullah), and unyielding conviction that shattered the idols of oppression. Like Iqbal's lament for lost "Love's madness," Hazrat Ibrahim's (علیہ السلام) legacy is a clarion call: faith must be a roaring fire, not "prayers cold." In him, we see the "Islam's fire" that once blended civilizations, a flame modern Muslims are urged to rekindle.

حضرت ابراہیم (علیہ السلام) علامہ محمد اقبال کے تصور "خدامست" ایمان کی کامل ترین عملی تصویر ہیں، ایسی روح جو محبت الٰہی میں اس قدر سرشار ہے کہ ظلم کی مزاحمت کرتی، خوف کو پیچھے چھوڑتی، اور طاقت کی نئی تعریف قائم کرتی ہے۔ نمرود کے خلاف ان کی تاریخی مزاحمت، بتوں کو توڑنے اور اپنی سزائی آگ کے سامنے بے خوف کھڑے ہونے کے واقعہ میں، اقبال کے استعارہ "آگ کے ستون پر ابراہیم" کی عکاسی کرتی ہے۔ یہ وہ ہستی تھیں جنھوں نے "خدامست" ہو کر آگ کو باغ سمجھا، اور اپنے غیر متزلزل توکل (اللہ پر بھروسا) کے ذریعے موت کے خطرے کو الہامی فتح میں بدل دیا۔ حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کی زندگی کھوکھلی عبادت کے خلاف ایک انقلاب تھی؛ کعبہ کی تعمیر سے لے کر انبیاء کی نسلیں پیدا کرنے تک ان کے کارنامے دنیاوی طاقت سے نہیں بل کہ تسلیم و رضا ("حقیقی طاقت تلواروں یا تاج و تخت میں نہیں، بل کہ عبودیت میں ہے") سے پھوٹے۔ ان کی صفات اقبال کے تصور کی ترجمان ہیں، وہ بے خوفی جس نے آگ کو شبنم بنا دیا، وہ عاجزی جس نے انہیں "خدا کا دوست" (خلیل اللہ) بنا دیا، اور وہ پختہ یقین جس نے ظلم کے بتوں کو چکنا چور کر دیا۔ جس طرح اقبال "عشق کی دیوانگی" کے فقدان پر افسوس کرتے ہیں، اسی طرح حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کی وراثت ایک بیداری کی پکار ہے کہ ایمان ایک بھڑکتی ہوئی آگ ہونا چاہیے، نہ کہ "سرد عبادات"۔ ان کی شخصیت میں ہم "اسلام کی آگ" دیکھتے ہیں جس نے تہذیبوں کو یکجا کیا تھا، وہ شعلہ جسے جدید مسلمانوں کو پھر سے بھڑکانے کی ضرورت ہے۔

B. **Write the first draft. Revise and check spellings and punctuation. Employ figurative language if needed.**

پہلا مسودہ لکھیں۔ نظر ثانی کریں اور ہجوں اور اوقاف کی جانچ کریں۔ اگر ضروری ہو تو علامتی زبان کا استعمال کریں۔

Ans. First Draft: The blaze of Nimrod's rage hissed and coiled around Hazrat Ibrahim (علیہ السلام), yet he stood God-drunk, his heart a crucible of divine love. The fire, ashamed, cooled to petals at his feet, for how could it consume a soul already aflame with Allah's (سبحانہ وتعالیٰ) name? With a hammer's strike, he shattered not just idols but the lies of power, his tawakkul a quake that toppled kingdoms. In Iqbal's reflection, Hazrat Ibrahim (علیہ السلام) is no ancient relic but a living torch: his "blood runs thick" with faith, and his defiance is an example for those who've let their "veins grow thin." To be God-drunk like Hazrat Ibrahim (علیہ السلام) is to walk barefoot on embers, singing as he did, "Hasbi Allah" (Allah is enough).

پہلا مسودہ: نمرود کے غضب کی بھڑکتی ہوئی آگ نے حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کو گھیر لیا، لیکن وہ خدامست حالت میں کھڑے رہے، ان کا دل محبت الٰہی کی بھٹی بن چکا تھا۔ آگ، شرمندہ ہو کر، ان کے قدموں میں پھولوں کی طرح ٹھنڈی ہو گئی، کیوں کہ وہ کس طرح ایک ایسی روح کو جلا سکتی تھی جو پہلے ہی اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) کے نام سے مشتعل تھی؟ ایک ہتھوڑے کے وار سے انھوں نے نہ صرف بتوں کو بل کہ طاقت کے جھوٹے دعووں کو بھی چکنا چور کر دیا، ان کا توکل ایک ایسا زلزلہ تھا جس نے بادشاہتوں کو ہلا کر رکھ دیا۔ اقبال کی نظر میں، حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کوئی پرانی داستان نہیں بل کہ ایک روشن مشعل ہیں، ان کا "گاڑھا خون" ایمان سے لبریز ہے، اور ان کی بے خوفی ان لوگوں کے لیے نمونہ ہے جن کی رگوں میں "خون پتلا" ہو چکا ہے۔ ابراہیم (علیہ السلام) کی طرح خدامست ہونا انگاروں پر ننگے پاؤں چلنے کے مترادف ہے، جیسے وہ ورد کرتے تھے، "حسبی اللہ" (میرے لیے اللہ کافی ہے)۔

Objective Type Questions

Choose the correct option (Synonyms):

1. **Faith is like Abraham at the stake.** (underlined: stake)
   (A) altar (B) pyre (C) pillar (D) platform
2. **To be self-honoring and God-drunk, is faith.** (underlined: self-honoring)
   (A) self-loathing (B) self-promoting (C) self-doubting (D) self-respecting
3. **Hear me, you whom this age's way so captivate!** (underlined: captivate)
   (A) enchant (B) bewilder (C) repel (D) liberate
4. **To have no faith is worse than slavery.** (underlined: worse)
   (A) better (B) rarer (C) graver (D) sweeter
5. **To have no faith is worse than slavery.** (underlined: slavery)
   (A) freedom (B) servitude (C) poverty (D) ignorance
6. **Music of strange lands with Islam's fire blends.** (underlined: strange)
   (A) foreign (B) familiar (C) neighboring (D) ancient
7. **Music of strange lands with Islam's fire blends** (underlined: blends)
   (A) conflicts (B) separates (C) opposes (D) merges

stepacademyofficial.com

8. **On which the nation's harmony depends.**
(A) discord (B) prosperity (C) unity (D) tradition

9. **On which the nation's harmony depends.**
(A) rejects (B) relies (C) ignores (D) fears

10. **Empty of concord is the soul of Europe.**
(A) full (B) void (C) conscious (D) proud

11. **Empty of concord is the soul of Europe.**
(A) conflict (B) history (C) wealth (D) harmony

12. **Whose civilization to no Makkah bends.**
(A) religion (B) culture (C) army (D) economy

13. **Whose civilization to no Makkah bends.**
(A) submits (B) travels (C) opposes (D) aspires

14. **Love's madness has departed.**
(A) logic (B) passion (C) hatred (D) patience

15. **Love's madness has departed.**
(A) arrived (B) strengthened (C) vanished (D) transformed

16. **The Muslim's veins the blood runs thin.**
(A) arteries (B) bones (C) muscles (D) nerves

17. **The Muslim's veins the blood runs thin.**
(A) flows (B) clots (C) boils (D) stagnates

18. **Ranks broken, hearts perplexed.**
(A) individuals (B) armies (C) orders (D) beliefs

19. **Ranks broken, hearts perplexed.**
(A) united (B) shattered (C) honored (D) invisible

20. **Ranks broken, hearts perplexed, prayers cold**
(A) joyful (B) confused (C) hardened (D) enlightened

21. **Ranks broken, hearts perplexed, prayers cold.**
(A) fervent (B) frozen (C) mechanical (D) whispered

22. **No feeling deeper than the skin.**
(A) emotion (B) thought (C) wound (D) faith

23. **No feeling deeper than the skin.**
(A) stronger (B) profound (C) sharper (D) warmer

Answers:

1. (B)	2. (D)	3. (A)	4. (C)	5. (B)	6. (A)	7. (D)	8. (C)	9. (B)	10. (B)
11. (D)	12. (B)	13. (A)	14. (B)	15. (C)	16. (A)	17. (A)	18. (C)	19. (B)	20. (B)
21. (C)	22. (A)	23. (B)							

❑ Choose the correct option (Knowledge based MCQs)

1. **"To be self-honoring and God-drunk, is faith" suggests faith requires:**
(A) Ritual purity (B) Divine intoxication and self-respect
(C) Political activism (D) Philosophical debate

2. **Whom does the poet directly address with "Hear me"?**
(A) Religious scholars (B) European leaders
(C) Those captivated by modern ways (D) Young Muslims

3. **The phrase "this age's way" refers to:**
(A) Ancient traditions (B) Contemporary materialistic values
(C) Islamic practices (D) Rural lifestyles

4. **Lacking faith is compared to:**
(A) Poverty (B) Illness (C) Slavery (D) Blindness

5. **"God-drunk" means in the poem:**
(A) Literal intoxication (B) Ecstatic spiritual devotion
(C) Religious confusion (D) Angry rebellion

stepacademyofficial.com

6. **The "stake" symbolizes in the poem:**
(A) A political platform
(B) A military position
(C) A financial investment
(D) A test of faith through sacrifice

7. **What does the poet imply about those "whom this age's way so captivate"?**
(A) They are highly educated
(B) They are distracted from true faith
(C) They are wealthy
(D) They are pious

8. **The comparison to Abraham emphasizes:**
(A) Unwavering faith under trial
(B) Political leadership
(C) Prophetic lineage
(D) Social reform

9. **The "music of strange lands" refers to:**
(A) Islamic chants
(B) Foreign cultural influences
(C) Natural sounds
(D) European classical music

10. **"Islam's fire" symbolizes:**
(A) Literal flames
(B) Religious conflict
(C) Political revolution
(D) Divine inspiration and spiritual energy

11. **The nation's harmony depends on:**
(A) Military strength
(B) Economic power
(C) Integration with Islamic values
(D) Technological advancement

12. **Europe's soul is described as:**
(A) Empty of concord (B) Full of wisdom (C) Rich in tradition (D) Seeking guidance

13. **"Concord" in the poem means:**
(A) Musical harmony (B) Spiritual unity (C) Political agreement (D) Economic stability

14. **European civilization's refusal to "bend" to Makkah shows:**
(A) Military superiority
(B) Scientific progress
(C) Cultural richness
(D) Rejection of divine authority

15. **"Whose civilization to no Makkah bends" suggests:**
(A) Spiritual arrogance
(B) Political independence
(C) Cultural exchange
(D) Economic dominance

16. **The "music" blending with "Islam's fire" represents:**
(A) Musical innovation
(B) Religious intolerance
(C) Cultural synthesis under divine guidance
(D) Artistic competition

17. **"Love's madness" refers to:**
(A) Romantic passion
(B) Divine ecstasy and spiritual fervor
(C) Mental illness
(D) Political rage

18. **The departure of "love's madness" signifies:**
(A) Loss of spiritual passion in Muslims
(B) Growth of rational thinking
(C) End of romantic relationships
(D) Decline of artistic expression

19. **"The Muslim's veins the blood runs thin" metaphorically shows:**
(A) Physical weakness
(B) Spiritual anemia and loss of vitality
(C) Genetic degeneration
(D) Poor nutrition

20. **The "broken ranks" suggest:**
(A) Military defeat
(B) Failed education system
(C) Disorganized prayer lines
(D) Loss of communal unity

21. **"Hearts perplexed" indicates:**
(A) Confusion and loss of spiritual direction
(B) Intellectual curiosity
(C) Emotional happiness
(D) Physical heart disease

22. **"Prayers cold" implies:**
(A) Prayers in winter
(B) Mechanical rituals without devotion
(C) Silent supplications
(D) Outdoor worship

stepacademyofficial.com

23. **"No feeling deeper than the skin" critiques:**
(A) Fashion trends (B) Physical beauty standards
(C) Superficial religiosity without inner transformation (D) Lack of education

24. **The poet contrasts the current state with an ideal past of:**
(A) Military power (B) Passionate faith and communal unity
(C) Wealth accumulation (D) Artistic achievements

25. **On what the nations' harmony depends?**
(A) money (B) law (C) democracy (D) unity

26. **Ruba'iyat has been composed by:**
(A) Blake (B) Coleridge (C) Shelley (D) Allama Muhammad Iqbal

27. **Allama Muhammad Iqbal also called the poet of the:**
(A) North (B) East (C) West (D) South

Answers:

1. (B)	2. (C)	3. (B)	4. (C)	5. (B)	6. (D)	7. (B)	8. (A)	9. (B)	10. (D)
11. (C)	12. (A)	13. (B)	14. (D)	15. (A)	16. (C)	17. (B)	18. (A)	19. (B)	20. (D)
21. (A)	22. (B)	23. (C)	24. (B)	25. (D)	26. (D)	27. (B)			

Additional Short Questions

1. **Who was Hazrat Abraham (علیہ السلام)?** حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کون تھے؟

Ans. Hazrat Abraham (علیہ السلام) is the prophet of Allah. He is the ancestor of many prophets including Hazrat Muhammad (رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم). The people at that time worshipped idols. He invited them to worship Allah. People turned against him. They compelled him to give up worship of Allah.

حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ کے پیغمبر ہیں۔ وہ بہت سے انبیاء علیہم السلام بشمول حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے جدامجد ہیں۔ اس وقت لوگ بتوں کی پوجا کرتے تھے۔ آپ علیہ السلام نے ان کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کی دعوت دی۔ لوگ ان کے خلاف ہو گئے۔ انھوں نے آپ علیہ السلام کو ایک اللہ کی عبادت ترک کرنے پر مجبور کیا۔

2 **What is worse than slavery?** کون سی چیز غلامی سے بدتر ہے؟

Ans. Allama Iqbal says that the life without faith in Allah is worse than the life of slavery. If there is no faith, there is no life. Life without faith is an empty vessel.

علامہ اقبال کہتے ہیں کہ اللہ پر ایمان کے بغیر زندگی غلامی سے بھی بدتر ہے۔ اگر ایمان نہیں ہے تو زندگی نہیں ہے۔ ایمان کے بغیر زندگی ایک خالی برتن جیسی ہے۔

3. **Who cannot compete with the civilization of Makkah?** مکہ کی تہذیب سے کون مقابلہ نہیں کر سکتا؟

Ans. Makkah is the symbol of unity for the Muslims. The people who embrace Islam become the members of Muslim Community. Thus Islam becomes a unifying force for them. The soul of Europe is empty of unity as it has no civilization like Makkah. Thus, they cannot compete with the Muslim Ummah and civilization of Makkah.

مکہ مسلمانوں کے اتحاد کی علامت ہے۔ وہ لوگ جو اسلام قبول کرتے ہیں وہ مسلم برادری کے رکن بن جاتے ہیں۔ اس طرح اسلام ان کے لیے ایک اتحادی قوت بن جاتا ہے۔ یورپ کی روح وحدت (اتحاد) سے خالی ہے کیوں کہ ان کے پاس مکہ جیسی تہذیب نہیں ہے۔ اس طرح وہ امت مسلمہ اور مکہ کی تہذیب کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

4. **What has made the efforts of Muslims fruitless?** کس بات نے مسلمانوں کی کوششوں کو بے ثمر کر دیا؟

Ans. Muslims do not love Allah. They do not follow Allah's orders. They have lost their warm and spiritual feelings. Therefore, their efforts remain fruitless.

مسلمان اللہ تعالیٰ سے محبت نہیں کرتے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پیروی نہیں کرتے۔ وہ اپنے ولولہ انگیز اور روحانی جذبات کھو چکے ہیں۔ اس لیے ان کی کوششیں بے ثمر ہو گئی ہیں۔

5. **What is the moral lesson of the poem?** نظم کا اخلاقی سبق کیا ہے؟

Ans. The poet says that the Muslims must have firm faith in Allah. They should love Allah more than anything else. They should try to regain their warm and spiritual feelings.

شاعر کہتا ہے کہ مسلمانوں کو اللہ پر پختہ ایمان رکھنا چاہیے۔ انھیں ہر چیز سے زیادہ اللہ سے محبت کرنی چاہیے۔ انھیں اپنے گداز اور روحانی جذبات کو دوبارہ حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

stepacademyofficial.com

6. What drawbacks of the Muslims were pointed out by Allama Muhammad Iqbal رحمۃ اللہ علیہ in "Ruba'iyat"?

نظم "رباعیات" میں ڈاکٹر علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے مسلمانوں کی کن خرابیوں کی طرف اشارہ کیا ہے؟

Ans. Allama Muhammad Iqbal رحمۃ اللہ علیہ mentions that the Muslims have lost faith, they are following the English civilization. In Muslims veins blood runs thin, their ranks are broken, hearts perplexed, prayers cold and feelings are not deeper than the skin.

ڈاکٹر محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا کہ مسلمان ایمان کھو چکے ہیں اور وہ مغربی تہذیب کی پیروی کر رہے ہیں۔ مسلمانوں کی رگوں میں بہنے والا خون پتلا ہو چکا ہے، ان کی صفیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو گئی ہیں دل پریشان، دعائیں سرد اور احساسات جلد سے زیادہ گہرے نہیں ہوتے (سطحی ہیں)۔

7. Why is Iqbal رحمۃ اللہ علیہ worried about the faith of the Muslims?

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ مسلمانوں کے ایمان کے متعلق کیوں فکرمند ہیں؟

Ans. Allama Iqbal رحمۃ اللہ علیہ is worried because Muslims have lost faith, and they are following the European culture. To have no faith is worse than slavery, and it is the slavery from which Iqbal is trying to free the nation.

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ پریشان ہوتے ہیں کیوں کہ مسلمانوں نے اپنا ایمان کھو دیا ہے اور وہ یورپی ثقافت کی پیروی کر رہے ہیں۔ ایمان کھونا غلامی سے بھی بدتر ہے اور وہ یہی غلامی ہے جس سے علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ قوم کو آزاد کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

8. What sort of faith Muslims should have? مسلمانوں کے پاس کس قسم کا ایمان ہونا چاہیے؟

Ans. Muslims should have a faith as strong as Abraham's علیہ السلام when he was being thrown in the fire. Muslims should have a faith like a human indulged in the love of Allah that is self-honouring and strong.

مسلمانوں کا ایمان اتنا ہی مضبوط ہونا چاہیے جتنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالنے پر۔ مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ پر مکمل بھروسا ہو جیسے اللہ کی محبت میں سرشار انسان کو ہوتا ہے، جو خوداعتمادی اور مضبوطی بخشتا ہے۔

9. On what does nation's harmony depend? قومی یک جہتی کا انحصار کس چیز پر ہے؟

Ans. Makkah is the symbol of unity for the Muslims. People who embrace Islam become the members of Muslim community. Thus, the poet says that strength of Islam lies in the philosophy of oneness, while harmony and unity of Muslims depend upon Islam.

مکہ مسلمانوں کے لیے اتحاد کی علامت ہے۔ وہ لوگ جو اسلام قبول کرتے ہیں وہ مسلم قوم کے افراد بن جاتے ہیں۔ پس شاعر کہتا ہے کہ اسلام کی طاقت فلسفہ وحدانیت میں پنہاں ہے۔ جب کہ مسلمانوں کی ہم آہنگی اور اتحاد اسلام پر منحصر ہے۔

10. "The blood runs thin in the Muslim's veins". What does it mean?

"مسلمانوں کی رگوں میں خون پتلا ہو گیا ہے۔" اس کا کیا مطلب ہے؟

Ans. It means that the Muslims are not firm in their belief. They do not have deep love for Allah. They do not follow Allah's orders.

اس کا مطلب ہے کہ مسلمان راسخ العقیدہ نہیں رہے۔ انھیں اللہ سے سچی محبت نہیں رہی۔ وہ عشق الٰہی سے محروم ہو چکے ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل نہیں کرتے ہیں۔

11. "The Muslim's hearts are perplexed". What does it mean? اس کا کیا مطلب ہے کہ "مسلمانوں کے دل مضطرب ہیں"؟

Ans. The peace of mind is conditioned with the love of Allah. As the Muslims are deprived of spiritual love, they have lost their mental peace. They remain upset and troubled.

ذہنی سکون اللہ کی محبت سے مشروط ہے۔ چوں کہ مسلمان روحانی عشق سے محروم ہیں وہ اپنا ذہنی سکون کھو بیٹھے ہیں۔ وہ ہمہ وقت مضطرب اور پریشان رہتے ہیں ہیں۔

12. "The Muslims have no feeling deeper than the skin". What does it mean?

"مسلمانوں کے جذبات ایسے نہیں جو جلد سے زیادہ گہرے ہوں۔" اس کا کیا مطلب ہے؟

Ans. It means they are devoid of warm and sincere feelings. Their feelings are skin-deep. They show superficial love.

اس کا مطلب ہے کہ وہ مخلصانہ جذبات اور اخلاص سے عاری ہیں۔ ان کے جذبات سطحی ہیں۔ ان کا عشق سطحی ہے۔

——— *** ———

stepacademyofficial.com